از عدالتِ عظمیٰ

رامجیلال ودیگراں ودیگراں۔

بنام

غعیسارام وغیرہ۔

تاریخ فیصلہ: 24 جنوری 1996

[کے راماسوامی، ایس صغیر احمد اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

پنجاب پری ایمپشن ایکٹ، 1913:

دفعہ 15(1)(b)—حقِ تقدم—شریک مالک کی طرف سے دائر مقدمہ-ٹرائل کورٹ کی طرف سے ڈگری اجرا-پہلی اپیل میں تصدیق شدہ-دوسری اپیل خارج کر دی گئی-عدالت عظمیٰ میں اپیل-زیر التواء اپیل ہریانہ پری ایمپشن امینڈمنٹ ایکٹ، 1995 نافذ ہوا-شریک مالکان کا حقِ تقدم چھین لیا گیا—اصل کارروائی کے تسلسل میں اپیل کی گئی-حق اور دادرسائی-نہ صرف فروخت کی تاریخ پر بلکہ مقدمہ، ڈگری اور اپیل کے نمٹارے کی تاریخ پر بھی دستیاب ہونا چاہیے—اپیل زیر التواء ہونے کی وجہ سے ترمیم ایکٹ کے ذریعے حق چھین لیا گیا ہے، حقِ تقدم ختم ہو گیا ہے-اس لیے حقِ تقدم کا مقدمہ برقرار رکھنے کے قابل نہیں ہے-ہریانہ پری ایمپشن امینڈمنٹ ایکٹ، 1995

بھارتیہ ثبوت ایکٹ، 1872۔

دفعہ 57-ریاستی قانون سازیہ اور پارلیمنٹ کے تمام قوانین—عدالتی نوٹس لینا-ہریانہ پری ایمپشن امینڈمنٹ ایکٹ، 1995

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4017، سال 1983 وغیرہ۔

آر ایس اے نمبر 378، سال 1983 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 17.2.83 کے فیصلے اور حکم سے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شریک فریقین کے لیے ڈی وی سہگل، ڈی ایس تیوتیا، اے کے گوئل، مسز شیلا گوئل، پی نرسمہاہان، آر ایس سودھی، کے کے موہن اور مس گیتانجلی موہن۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

ایس ایل پی میں اجازت دی گئی۔

متبادل کی اجازت ہے۔

ان اپیلوں کو 10 مئی 1994 کو اس عدالت کے حکم سے ایک بڑی بنچ کو بھیجا گیا تھا۔ سی اے نمبر 4017 کے حقائق ان اپیلوں کو نمٹانے کے لیے کافی ہیں۔

حقائق یہ ہیں کہ 16 جولائی 1979 کو کٹیانا تحصیل اور ضلع سرسا میں واقع کچھ زمینیں ماتری، دلاور اور سنتوش کمار نے 16 جون 1979 کے تصدیق شدہ بیع نامہ کے ذریعے اپیل گزاروں کو فروخت کر دی تھیں۔ مدعاعلیہ نے 18 جولائی 1980 کو پنجاب پری ایمپشن ایکٹ 1913 کی دفعہ 15(1)(b) کے تحت عدالت سب جج، فرسٹ کلاس، سرسا میں اس بنیاد پر زمین کے حقِ تقدم کے لیے مقدمہ نمبر 80/581 دائر کیا کہ زمین اصل میں ایک شری رام کی تھی جس کی موت سال 1944 میں ہوئی تھی۔ اس کی بیوہ دھپن بیوہ کی جائیداد کے طور پر قبضے میں رہی تھی۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسے اپنے شوہر کے بذریعے جائیداد وراثت میں ملی تھی۔ اسے اپیل گزاروں کو زمین فروخت کرنے کا کوئی حق نہیں تھا کیونکہ وہ محدود مالک رہی۔ لہٰذا شری رام کے شریک مالک ہونے کے ناطے مدعاعلیہ کو دھپن کے ذریعے اپیل کنندگان کو فروخت کی گئی زمینوں کی حقِ تقدم کا حق حاصل ہے۔ مدعاعلیہ دلیل کو قبول کرتے ہوئے ٹرائل کورٹ نے مقدمہ خارج کر دیا۔ اپیل پر اس کی تصدیق ہوئی۔ دوسری اپیل خارج کر دی گئی۔ اس طرح یہ اپیلیں خصوصی اجازت کے ذریعے کی جاتی ہیں۔ ہندو جانشینی ایکٹ، 1956 کی دفعہ 14(1) نے شاسترک قانون میں بیوہ کی جائیداد کو وسعت دی، اس کے قبضے پر عائد پابندیاں ختم کیں اور اسے مطلق حق میں تبدیل کر دیا۔

زیر التواء اپیلیں، ہریانہ پری ایمپشن امینڈمنٹ ایکٹ، 1995 (ایکٹ نمبر 10، سال 1995) 7 جولائی 1995 سے نافذ ہوا۔ سوال پیدا ہوتا ہے: کیا جواب دہندگان حقِ تقدم کے حقدار

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہیں۔اس تنازعہ پر عدالت کرن سنگھ ودیگراں بنام بھگوان سنگھ (متوفی) نے قانونی نمائندے ودیگراں، سی اے@ایس ایل پی (سی) نمبر 14362 اور 14372، سال 1986 کے ذریعے 24 جنوری 1996 کو ایک بنچ کے ذریعے فیصلہ کیا تھا جس میں ہم میں سے دو[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان] ممبر تھے۔اس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ اپیل اصل کارروائی کا تسلسل ہے۔جب اپیلٹ عدالت پورے معاملے پر نظر رکھے گی، تو پورا تنازعہ بڑے پیمانے پر ہوگا اور یہ مسئلہ دوبارہ غور کے لیے کھلا ہوگا۔اس طرح پورا معاملہ مفرور ہے۔حقِ تقدم کے مقصد کے لیے، حق اور داد رسائی نہ صرف فروخت کی تاریخ پر بلکہ مقدمے کی تاریخ کے ساتھ ساتھ اس تاریخ پر بھی دستیاب ہونا چاہیے جب ڈگری دی جاتی ہے اور آخر کار اس کی تصدیق کی جاتی ہے یا اپیل کے نمٹارے کے وقت اس میں ترمیم کرنے کی ضرورت ہے۔چونکہ اپیل اصل کارروائی کا تسلسل ہے، اس لیے حق اور داد رسائی اس وقت تک برقرار رہنا چاہیے جب تک کہ یہ عدالت تنازعہ کا فیصلہ نہ کرے، اگر اپیل پیش کی گئی ہے اور نمٹنا زیر التوا ہے۔چونکہ قانون نے مداخلت کی تھی اور ایکٹ نے شریک مالکان کے حقِ تقدم کو چھین لیا ہے اور صرف کرایہ داروں کے حق میں ہونے کے حق اور داد رسائی کو محدود کر دیا ہے، اس لیے جواب دہندگان نے حقِ تقدم کھو دیا ہے۔دوسرے لفظوں میں، ایکٹ میں ترمیم کے ذریعے شریک مالکان کا حقِ تقدم چھین لیا گیا ہے۔ نتیجتاً، جواب دہندگان نے اپیلوں کو زیر التواء رکھتے ہوئے حق کھو دیا ہے۔بھارتیہ ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 57 کے تحت یہ عدالت بھارت کے علاقے میں نافذ تمام قوانین کا عدالتی نوٹس لے گی۔عدالت ریاستی قانون سازیہ اور پارلیمنٹ کے قوانین کا عدالتی نوٹس لے گی۔اس کے مطابق، قانون میں تبدیلی کا نوٹس لیتے ہوئے مدعاعلیہ کا حق اور حقِ تقدم ختم ہو گیا ہے۔نتیجے کے طور پر، حقِ تقدم کا مقدمہ برقرار رکھنے کے قابل نہیں ہے۔

مرکزی اپیل کے ساتھ ساتھ منسلک اپیلیں بھی اسی کے مطابق قبول کی جاتی ہیں۔ نتیجتاً، مقدمے خارج ہو جاتے ہیں۔ لیکن، حالات میں، بغیر کسی لاگت کے۔

اپیلیں منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document